واعظ الجمعۃ
شفاعتِ مصطفی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر
www.facebook.com/darahlesunnat

شفاعتِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اہلِ محشر کی بے تابی اور اضطراب

برادرانِ اسلام! بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت قائم ہوگی، اور انسان روزِ حشر حساب وکتاب کے لیے اٹھایا جائے گا، اس دن زمین تانبے کی ہوگی، سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، جس کی حِدّت وتپش کے باعث لوگوں کے دماغ ہانڈی کی طرح کھولتے ہوں گے، زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہوگا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے ۹۹۹ لوگوں کو دوزخ میں ڈالے جانے کے لیے الگ کرنے کا حکم ہوگا[۱] ...الحدیث۔ ع

(۱) دیکھیے: "بہارِ شریعت" عقائد کا بیان، مَعاد وحشر کا بیان، حصّہ اوّل، ۱۲۹/۱، ۱۳۰، ۱۳۳-۱۳۵، ملخصًا۔

خدائے قہّار ہے غضب پر، کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیعِ محشر، تمہارا بندہ عذاب میں ہے[1]

قیامت کا دن پچاس ۵۰ ہزار برس کا ایک دن ہوگا، اہلِ محشر باہم مشورہ کر کے حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، اور حساب وکتاب سے نَجات اور شَفاعت کے لیے عرض کریں گے، حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے کہ میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج اللہ تعالی نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا، لہذا تم کسی اَور کے پاس جاؤ! ع

یاالٰہی! جب پڑے محشر میں شورِ داروگیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو[2]

اہلِ محشر وہاں سے بالترتیب حضرت سیّدنا نُوح، پھر حضرت سیّدنا ابراہیم، پھر حضرت سیّدنا موسیٰ اور پھر حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی نَجات وشَفاعت کے لیے عرض کریں گے، حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہی جواب ارشاد فرمائیں گے، کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے گا، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی اَور کے پاس جاؤ، پھر حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشورہ سے تمام اہلِ محشر مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دُہائی دیتے ہوئے حاضر ہوں گے، اور حضور سے

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، اٹھادو پردہ دِکھادو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے، ص۱۸۱۔
(۲) اَیضًا، یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو، ص۱۳۲۔

اپنی نَجات و شفاعت کے لیے گزارش کریں گے ![1]۔ تمام انبیاء و مُرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ واحد نبی ہیں، جو اہلِ محَشر کو مایوس نہیں لَوٹائیں گے، بلکہ سب کی شَفاعتِ کُبریٰ فرمائیں گے۔ ع

کہیں گے اَور نبی: اِذهَبُوا إلىٰ غَيْرِي

مِرے حضور کے لب پر أنَا لها ہوگا[2]

شَفاعتِ کبریٰ سے متعلق اہلِ سنّت کا عقیدہ

حضراتِ گرامی قدر! ہم اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ "قیامت کے دن مرتبۂ "شَفاعتِ کبریٰ" حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے؛ کہ جب تک حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شَفاعت نہیں فرمائیں گے، کسی کو مجالِ شَفاعت نہیں ہوگی[3]، بلکہ حقیقۃً جتنے شَفاعت کرنے والے ہیں، وہ سب ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں شَفاعت لائیں گے، اور اللہ تعالی کے حضور مخلوقات میں، صرف نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفیع ہیں[4]، اسی کا نام "شفاعتِ کبری" ہے"[5]۔ ع

اُسی کے پاس پہنچیں گے سب آخر وہ نامِ نامی جس کا مصطفیٰ ہے!

---

(۱) دیکھیے: "بہارِ شریعت" عقائد کا بیان، مَعاد و حشر کا بیان، حصّہ اوّل، ۱/۱۳۵-۱۳۸، ملخصًا۔

(۲) "ذَوقِ نعت" تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا، صـ۱۴۔

(۳) "رُوح البيان" الإسراء، تحت الآية: ۷۹، ۵/ ۱۹۲.

(٤) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٧١٢، صـ٨١٥، ٨١٦.

(۵) دیکھیے: "اسلامی عقائد و مسائل" "شَفاعتِ مصطفیٰ"، صـ۳۰۲۔

شَفاعت کا اُسی کے سر ہے سہرا وہی اس بزم کا دولہا بنا ہے![1]

شَفاعتِ کبریٰ کااِذن اور مقامِ محمود

عزیزانِ محترم! "شَفاعتِ کبریٰ" مؤمن وکافر، مطیع وعاصی (نیک اور گنہگار) سب کے لیے ہے؛ کہ حساب وکتاب کا انتظار جو بہت ہی سخت مرحلہ ہوگا، اس کے لیے لوگ تمنّا کریں گے، کہ کاش اس انتظار کے بجائے ہمیں جہنم میں پھینک دیا جاتا! ع

گنہگارو نہ ہو مایوس تم اپنی رہائی سے

مدد کو وہ شفیعِ روزِ محشر آنے والا ہے![2]

اِس بلا سے چھٹکارا بھی حضورِ اکرم ﷺ کی بدَولت ملے گا، جس پر اوّلین وآخِرین، مُوافقین ومخالفین، مؤمنین وکافرین، سب حضور ﷺ کی مدح وثنا کریں گے[3]، یہی وہ "مقامِ محمود" ہے جس کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾[4] "عنقریب تمہارا رب تمہیں ایسے مقام پر فائز فرمائے گا، جہاں سب لوگ تمہاری حمد وثنا کریں گے!"۔ ع

أنت الرافِع، أنت النافِع، أنت الدافِع، أنت الشافِع

---

(۱) "سامانِ بخشش" حقیقت آپ کی حق جانتا ہے، صـ۲۲۳، ۲۲۴۔

(۲) "ذَوقِ نعت" مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے، صـ۲۱۷۔

(۳) دیکھیے: "اسلامی عقائد ومسائل" شَفاعتِ مصطفی، صـ۳۰۲۔

(٤) پ١٥، الإسراء: ٧٩.

اِشْفَعْ عندَ الرَبِّ الأعلى صلّى الله عليكَ وسلَّم[1]

حساب وکتاب سے اہلِ محشر کی نَجات اور شَفاعت کے لیے، سرورِ دوجہاں ﷺ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر اس کی حمد وثنا کریں گے، پھر مصطفی جانِ رحمت ﷺ کو شفاعتِ کبریٰ کا اِذن واختیار دیا جائے گا، اور فرمایا جائے گا: «يا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ»[2] "اے محمد اپنا سر اٹھائیے! آپ کہیے آپ کی سُنی جائے گی! اور مانگیے آپ کو دیا جائے گا! اور شَفاعت کیجیے آپ کی شَفاعت قبول کی جائے گی!" ؏

سلسلہ پا کے شَفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اِشارے گیسو[3]

گنہگارانِ اُمت کی شَفاعت

شَفاعتِ خاصّہ صرف اہلِ ایمان کے لیے ہے، اور حضور نبیٔ کریم ﷺ اپنے گنہگار اُمتیوں کی سفارش وشَفاعت فرمائیں گے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾[4] "عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "یہ آیتِ مبارکہ صاف دلالت کرتی ہے، کہ اللہ تعالی وہی

---

(۱) "سامانِ بخشش" ماہِ طیبہ نیّرِ بطحا صلی اللہ علیک وسلَّم، ص۱۱۱۔
(۲) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٤٧٥، صـ١٠١.
(۳) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، چمنِ طیبہ میں سُنبل جو سنوارے گیسو، ص۱۲۰۔
(٤) پ٣٠، الضُّحى: ٥.

کرے گا جس میں رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) راضی ہوں، اور احادیثِ شَفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رِضا اسی میں ہے، کہ سب گنہگارانِ اُمت بخش دیے جائیں"[1] ؏

لُطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

اَب تو لائی ہے شَفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا[2]

انکارِ شَفاعت سے متعلق حکمِ شریعت

حضراتِ ذی وقار! شَفاعت حق ہے، جو شَفاعت کا انکار کرے، اس کے بارے میں فقہائے کرام اور متکلّمین کے مابین اختلاف ہے، فقہائے کرام کے نزدیک شَفاعت کا منکِر کافر ہے، جبکہ متکلّمین کے نزدیک وہ گمراہ ہے، کافر نہیں[3]۔ ؏

وہ جہنّم میں گیا جو اُن سے مُستغنی ہوا
ہے خلیلُ اللہ کو حاجت رسول اللہ کی[4]

شَفاعتِ مصطفی اور قرآنِ کریم

عزیزانِ مَن! روزِ حشر حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین وتبع تابعین، علمائے دین، اور اولیائے کرام سمیت متعدّد لوگوں کو اللہ تعالی شَفاعت کا اِذن

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳۰، الضحٰی، زیرِ آیت:۵، صـ۱۱۰۹۔
(۲) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، لُطف ان کا عام ہو ہی جائے گا، صـ۴۰، ۴۲، ملتقطاً۔
(۳) انظر: "المعتقَد المنتقَد" الباب ۲ في النبوّات، صـ۲۲۸-۲۳۲، ملخصاً.
(۴) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی، صـ۱۵۲۔

(اجازت) عطا فرمائے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ﴾[1] "اُس دن کسی کی شَفاعت کام نہ دے گی، مگر اُس کی جسے رحمن نے اِذن (اجازت یا حکم) دیا"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾[2] "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اُس کے ہاں سفارش کر سکے ؟!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس (آیتِ کریمہ) میں مشرکین کا رَد ہے، جن کا گمان تھا کہ بُت شَفاعت کریں گے، انہیں بتا دیا گیا کہ کُفّار کے لیے شَفاعت نہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور ماذُونین (اجازت یافتہ لوگوں) کے سِوا کوئی شَفاعت نہیں کر سکتا، اور اِذن والے انبیاء، وملائکہ (فرشتے) ومؤمنین ہیں"[3]۔ ع

اِذن کب کا مِل چکا اَب تو حضور ہم غریبوں کی شَفاعت کیجیے![4]

کُفّار کے لیے شَفاعت کی نفی

جس آیتِ مبارکہ میں شَفاعت کی نفی کی گئی وہ کافروں سے متعلق ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾[5] "تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی!"۔ "یعنی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام، ملائکہ (فرشتے)، شہداء، صالحین،

---

(١) پ١٦، طه: ١٠٩.

(٢) پ٣، البقرة: ٢٥٥.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ٣، البقرة، زیرِ آیت: ٢٥٥، ص٨٨۔

(٤) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے، ص١٩٩۔

(٥) پ٢٩، المدّثّر: ٤٨.

جنہیں اللہ تعالی نے شافع کیا ہے، وہ (صرف) ایمانداروں کی شَفاعت کریں گے، کافروں کی شَفاعت نہیں کریں گے، تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شَفاعت بھی میسّر نہ آئے گی"[1]۔ ع

حشر میں ہم بھی سَیر دیکھیں گے منکِر آج اُن سے اِلتجا نہ کرے![2]

اہلِ ایمان کے حق میں شَفاعت کا حکم

اہلِ ایمان کے حق میں شَفاعت سے متعلق قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾[3] "اے حبیب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہوں کی مُعافی مانگیے!" ع

شَفاعت کرے حشر میں جو رضا کی سِوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے![4]

دعائے اختیاری اور شَفاعتِ اُمت

یوں تو حضراتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ہر دعا قبول و مستجاب ہوتی ہے، مگر ہر نبی کے لیے ایک ایک دعا کو اللہ تعالی نے بطورِ خاص اِجابت و قبولیت کے سہرے سے مزیّن فرمایا، ہر نبی نے اپنے اپنے حصّے کی دعا دنیا ہی میں کرلی، لیکن قربان جائیے رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر، کہ اپنے حصّے کی دعا کو بروزِ حشر اپنی اُمت کی شَفاعت کے لیے بچا رکھا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ

---

(۱) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۹، المدثر، زیرِ آیت: ۴۸، ص۱۰۶۸، ۱۰۶۹۔

(۲) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، دل کو اُن سے خدا جدا نہ کرے، ص۱۴۲۔

(۳) پ۲٦، محمد: ۱۹.

(۴) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، نبی سرورِ ہر رسول وولی ہے، ص۱۸۸۔

ﷺ نے فرمایا: «لكلِّ نبيٍّ دعوةٌ مستجابةٌ، فتعجّلَ كلُّ نبيٍّ دعوتَه، وإنّي اختبَأتُ دعوَتي شَفاعةً لأمّتي يومَ القيامة، فهي نائلةٌ -إنْ شاء اللهُ- مَن ماتَ مِن أُمتّي لَا يُشرِك بالله شيئاً»[1] "ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہے، مگر ہر نبی نے وہ دعا (دنیا) ہی میں کرلی، جبکہ میں نے اپنی وہ دعا قیامت کے دن، اپنی امّت کی شَفاعت کے لیے بچا رکھی ہے، تو میری شَفاعت (اِن شاء اللہ) میرے ان امّتیوں کو فائدہ دے گی، جنہوں نے شرک نہ کیا ہو"، یعنی جن کا خاتمہ ایمان کی حالت میں ہوا ہو۔ ع

پار ہو جائے گا اِک آن میں بیڑا اپنا
کام کر جائے گی محشر میں شَفاعت اُن کی![2]

شفاعت کا وسیع اختیار واجازت

اللہ تعالی نے سرورِ دوجہاں ﷺ کو شفاعتِ اُمت کے لیے وسیع اختیار واجازت عطا فرمائی ہے، حضرت سیّدنا ابو موسی اَشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «خُيرّتُ بينَ الشّفاعةِ، وبَيْنَ أنْ يدخُلَ نِصْفَ أُمّتِي الجنّةَ، فاخترْتُ الشّفاعةَ؛ لأنّها أعمُّ وأكفَى، أترَونها للمتّقين؟ لا، ولكنّها للمُذنِبين الخطّائِين المتلوّثين»[3] "مجھے دو ۲ باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا: (۱) یا تو سب کی شَفاعت کروں، (۲) یا میری نصف امّت ویسے ہی جنّت

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٤٩١، صـ١٠٦.

(۲) "ذَوقِ نعت" جائے گی خُلد میں ہنستی ہوئی اُمّت اُن کی، صـ۲۱۸۔

(۳) "سنن ابن ماجه" كتاب الزُهد، باب ذكر الشفاعة، ر: ٤٣١١، صـ٧٣٦.

میں داخل کردی جائے، تو میں نے شَفاعت کو اختیار کیا؛ اس لیے کہ شَفاعت زیادہ عام اور زیادہ لوگوں کو کفایت کرنے والی ہے (یعنی شفاعت کا فائدہ زیادہ لوگوں کو پہنچے گا) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری شَفاعت صرف پرہیزگاروں کے لیے ہے؟! نہیں، بلکہ وہ ان سب کے لیے ہے جو گنہگار، خطا کار اور قصوروار ہوں گے" ؏

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رَسائی ہے

گر اُن کی رَسائی ہے لو جب تو بَن آئی ہے![1]

شفاعتِ مصطفی کے خصوصی حاجتمند

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «شفاعتِي لِأَهلِ الكبائِرِ مِن أُمّتِي»[2] "میری شَفاعت میری امّت کے کبیرہ گناہ کے مرتکب لوگوں کے لیے ہے"۔ ؏

گنہ کتنے ہی اور کیسے ہی ہیں پَر رَحمتِ عالَم

شَفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہو جائے![3]

جہنمی نام کے جنّتی لوگ

جہنّم میں بعض لوگ ایسے ہوں گے، جو اپنے گناہوں اور برے اعمال کے سبب آگ میں جھلس چکے ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کلمہ تو پڑھا ہوگا، مگر اپنی ساری زندگی غفلت میں گزاری ہوگی، اور کوئی نیکی نہیں کی ہوگی، رحمتِ عالَم

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رَسائی ہے، صـ۱۹۲۔
(٢) "سنن الترمذي" أبواب صفة القيامة، ر: ٢٤٣٥، صـ٥٥٥.
(۳) "سامانِ بخشش" کرم جو آپ کا اے سیّدِ ابرار ہو جائے، صـ۱۷۳۔

ﷺ ان کی بھی شفاعت فرمائیں گے، اور انہیں بھی عذابِ جہنّم سے نَجات دلا کر جنّت میں داخل فرمائیں گے۔

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَخرُجُ قومٌ مِنَ النَّارِ بشفاعةِ محمّدٍ ﷺ فيدخُلونَ الجنّةَ، يسمَّونَ الجهنّمِيّين»[1] "کچھ لوگ محمدِ مصطفی ﷺ کی شَفاعت کی برکت سے جہنّم سے نکالے جائیں گے، پھر وہ جنّت میں داخل ہوں گے، تو انہیں جہنمی کہا جائے گا"، یعنی جہنّم سے نکل کر جنّت میں آنے والے لوگ۔ وہ اپنے "جہنمی" نام سے مطلقاً رنجیدہ نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالی کے فضل وکرم، اور حضور اکرم ﷺ کی شَفاعت کو یاد کر کے انہیں اس نام سے خوشی حاصل ہوگی[2]۔ ع

ہوا ہے حکم کسی کو کہ نار میں جائے
یہ سُن کے دَوڑ کے اُس کو چُھڑانے آئے ہیں![3]

شَفاعت کا اختیار

اختیارِ شفاعت رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے، یہ اختیار مصطفی جانِ رحمت ﷺ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کیا گیا، بلکہ سرورِ کونین ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہی دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام، ملائکہ اور مؤمنین صالحین کو بھی عطا کیا جائے گا۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ

---

(۱) "صحیح البخاري" کتاب الرقاق، ر: ٦٥٦٦، صـ١١٣٦.
(۲) دیکھیے: "مرآۃ المناجیح" حوض اور شَفاعت کا بیان، پہلی فصل، ۷/۳۳۰، ملخصًا۔
(۳) "سامانِ بخشش" "ہم اپنی حسرتِ دل کو مٹانے آئے ہیں"، صـ۱۴۲۔

ﷺ نے فرمایا: «أُعْطِيتُ خمساً لَم يُعطَهُنَّ أحدٌ قَبلي -إلى أن قال-: وأُعطِيتُ الشّفاعةَ»[1] ...الحديث. "مجھے پانچ ۵ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، (ان میں سے ایک کے بارے میں فرمایا کہ) مجھے شَفاعت کا اختیار دے دیا گیا ہے"۔ ع

جن کے ہم بندے وہی ٹھہرے شفیع

پھر دلِ بے تاب کیوں ناشاد ہے![2]

حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے، جس میں فرمایا کہ "اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سُنی جائے گی! مانگو تمہیں دیا جائے گا! اور شَفاعت کرو تمہاری شَفاعت قبول کی جائے گی! حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں عرض کروں گا: «يا ربِّ أُمّتِي أُمّتِي! فيقول: انطلِقْ فأخْرِجْ منها مَن كان في قلبه أدْنى أَدْنى أَدْنى مِثقالِ حبّةِ خَرْدَلٍ من إيمانٍ، فَأخْرِجْهُ من النّارِ، فَأَنْطَلِقُ فأَفْعَلُ»[3] "اے میرے رب! میری امّت میری امّت! رب تعالی فرمائے گا کہ جاؤ جہنم سے ہر اُس شخص کو بھی نکال لو، جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی ادنی سے ادنی سے ادنی تر (یعنی کم ترین) ایمان ہے، لہٰذا میں جا کر انہیں جہنم سے نکالوں گا" ع

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التيمّم، باب، ر: ٣٣٥، صـ٥٨.

(٢) "ذوقِ نعت" "کیا خدا داد آپ کی اِمداد ہے"، صـ٢٢٣۔

(٣) المرجع نفسه، كتاب التوحيد، ر: ٧٥١٠، صـ١٢٩٣، ١٢٩٤.

تجھ سا سیاہ کار کون؟ اُن سا شفیع ہے کہاں

پھر وہ تجھی کو بھول جائیں؟ دل یہ ترا گمان ہے![1]

سب سے پہلے قبولِ شَفاعت کا شرف

تمام حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سب سے پہلے ہمارے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے، اور مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی شَفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ»[2] "میں قیامت کے دن ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، سب سے پہلے میری قبر شَق ہوگی، میں سب سے پہلے شَفاعت کرنے والا ہوں، اور سب سے پہلے میری ہی شَفاعت قبول کی جائے گی"۔ ع

پیشِ حق مُژدہ شَفاعت کا سناتے جائیں گے

آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے[3]

روزِ حشر تین مقامات پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یقینی موجودگی

روزِ حشر ایک عجیب افراتفری ہوگی، ہر کسی کو اپنی ہی فکر لاحق ہوگی، لیکن اس نفسا نفسی کے عالَم میں بھی ہمارے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کی فکر دامن گیر ہوگی! مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشانی کے عالَم میں کبھی دَوڑ کر پُلِ

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے، صـ۱۷۹۔
(۲) "صحیح مسلم" كتاب الفضائل، ر: ٥٩٤٠، صـ١٠٠٨.
(۳) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، پیشِ حق مژدہ شَفاعت کا سناتے جائیں گے، صـ۱۵۵۔

صراط پر تشریف لے جائیں گے، کبھی اعمال تُولے جانے کی جگہ پر، اور کبھی حوضِ کوثر پر اپنی اُمت کے پیاسوں کو جام بھر بھر کر پلاتے ہوں گے"۔ ؏

مجمعِ حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرِم کو شَفاعت تیری[1]

انسانوں کے اتنے بڑے ہجوم میں شفیعِ محشر ﷺ کو تلاش کرنا ایک مشکل امر ہوگا، لیکن اُمتِ مسلمہ کی اس مشکل کو بھی رحمتِ عالمیان ﷺ نے دنیا ہی میں آسان فرمایا، اور تین ۳ مقامات پر اپنی یقینی مَوجودگی کو بیان فرمادیا۔

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے شافعِ اُمت ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسولَ الله! کیا آپ روزِ قیامت میری شَفاعت فرمائیں گے؟ نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَنَا فَاعِلٌ» "میں ہی تو شفاعت کرنے والا ہوں!" میں نے عرض کی: یارسولَ الله! میں میدانِ حشر میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا: «اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ» "سب سے پہلے مجھے پُل صراط پر تلاش کرنا"، میں نے عرض کی: اگر آپ وہاں نہ ملیں؟ تو فرمایا: «فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ» "پھر مجھے میزان کے پاس ڈھونڈنا"، میں نے عرض کی: اگر وہاں بھی حضور کو نہ پاؤں تو؟ رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الحَوْضِ؛ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثَ

(۱) "ذوقِ نعت" اللہ اللہ شہِ کونین جلالت تیری، ص۲۴۸۔

الْمَوَاطِنَ»[1] "پھر تم مجھے حوضِ کوثر پر تلاش کرنا؛ کیونکہ میں ان تین ۳ جگہوں میں سے ہی کسی جگہ مل جاؤں گا" ع

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ!
نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا

کوئی کہے گا: دُہائی ہے یارسولَ اللہ!
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

کوئی قریبِ ترازُو، کوئی لبِ کوثر
کوئی صراط پہ اُن کو پکارتا ہوگا[2]

شَفاعت کا سب سے زیادہ مستحق

ہر وہ کلمہ گو مسلمان جو اللہ و رسول پر صدقِ دل سے ایمان رکھتا ہے، اور اپنی زبان سے اس کا اظہار کرتا ہے، اور ایمانی تقاضوں کے مُنافی اُمور سے بچتا ہے، روزِ حشر وہ حضور ﷺ کی شَفاعت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سرورِ کونین ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ؛ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الحَدِيثِ!

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في شأن الصراط، ر: ٢٤٣٣، صـ٥٥٤.

(٢) "ذوقِ نعت" تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا، صـ۱۳، ۱۴، ملتقطاً۔

أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، مَنْ قَالَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" خَالِصاً مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ»[1] "اے ابوہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ اس بارے میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے پوچھو گے؛ کیونکہ میں نے حدیث کے ساتھ تمہاری بے پناہ رغبت دیکھی ہے! قیامت کے دن میری شفاعت حاصل کرنے والا، سب سے خوش نصیب وہ ہو گا، جس نے خُلوصِ دل سے کلمہ طیّبہ "لاالٰہ اِلّا اللہ" پڑھا ہو گا"۔

یعنی کفر و شرک سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے، صدقِ دل اور زبان سے توحید و رسالت کی گواہی دی ہو گی، اور تادمِ آخر اس پر قائم رہا ہو گا۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالی کے اَحکام پر عمل کریں، حضور نبیٔ کریم ﷺ کی اِطاعت کریں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوں، لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، ان کے حقوق کا خاص خیال رکھیں، کسی کی حق تلفی نہ کریں، عدل وانصاف سے کام لیں، جھوٹ سے اجتناب کریں، اور ہمیشہ سچ بولیں، رزقِ حلال کمائیں اور حرام سے دُور بھاگیں، شراب نوشی اور بدکاری سے دُور رہیں، سُود خوری اور رشوَت کی لعنت سے بچیں، علمائے دین کی صحبت اختیار کریں، کلمہ طیّبہ، درود شریف اور دیگر ذکر واَوراد کی کثرت کریں، ارکانِ اسلام کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں، اس میں کسی قسم کی سُستی، کاہلی اور غفلت کا مظاہرہ نہ کریں، اور شفاعتِ مصطفی ﷺ پانے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں، کہ روزِ حشر حتمی بخشش و مغفرت اللہ جلّ جلالہٗ کے فضل وکرم، اور حضور ﷺ کی شفاعت کے صدقے ہی نصیب ہوگی! ع

(١) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٥٧٠، صـ١١٣٦.

آج لے اُن کی پناہ، آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا[1]

دعا

اے اللہ! ہم گنہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما، ہمیں نیک بنا، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرما، روزِ حشر ہمیں رُسوائی سے بچا، دنیا وآخرت میں ہمارے عیبوں پر اپنی ستّاری کا پردہ فرما، ہمیں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرما، پُلِ صراط سے گزرتے وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ساتھ نصیب فرما، اور شافعِ اُمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دستِ رحمت سے حوضِ کوثر کے جام پینا مقدّر فرما!۔ ع

یا الٰہی! جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نورُ الہُدیٰ کا ساتھ ہو![2]

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، نعمتیں بانٹتا جس سَمت وہ ذیشان گیا، ص۵۶۔
(۲) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، یا الٰہی! ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو، ص۱۳۳۔

کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.